Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

173 ~~169~~

ٹیلیفون نمبر ۳۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ
الفضل
قادیان

یوم پنج شنبہ

جلد ۳۳	۲۴ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ ھش	۱۱ جمادی الثانی ۱۳۶۴ھ	۲۴ مئی ۱۹۴۵ء	نمبر ۱۲۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع صٹ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت چند روز سے پیٹ میں درد اور اسہال کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

کل (۲۴ مئی) بعد نماز مغرب شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام بزم حسن بیان کا ایک تقریری مقابلہ "تنظیم و تربیت" کے موضوع پر ہوگا۔ خدام و دیگر احباب کو شامل ہو کر مستفید ہونا چاہیئے:

ملفوظات حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ ہجرت ۱۳۲۴ھ مطابق ۵ مئی ۱۹۴۵ء

(بعد نماز مغرب)

(مرتبہ: مولوی عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل)

جنگ عظیم حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ "تحریک جدید" کا ایک ظہور تھا

بمنزلہ الہام باتیں

فرمایا۔ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو بظاہر الہامی نہیں ہوتیں۔ لیکن انسان انکے متعلق محسوس کرلیتا ہے۔ کہ وہ خدائی فیصلہ اور خدائی قانون کے ساتھ ایسی وابستہ ہیں۔ کہ وہ بمنزلہ الہام کے ہیں۔ میں نے جب تحریک جدید جاری کی۔ تو ابتدا میں اس کے متعلق یہ احساس نہ تھا۔ کہ یہ الہٰی تحریک ایسے رنگ میں ہے۔ کہ اسے الہامی سمجھا جائے۔ مجھے یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ مجھے مجبور کرکے کسی کام کے لئے تیار کرنا چاہتا ہے۔ مگر تیسرے سال پر پہونچکر یہ احساس شروع ہوا کہ اس کے اندر خدائی تدبیر کام کر رہی ہے اور اس کی تفصیل بھی الہٰی منشاء اور اس کی تقدیر کے ماتحت ہے۔

تحریک جدید کا ایک ظہور

چنانچہ جب یہ جنگ شروع ہوئی۔ تو میرے دل میں اللہ تعالےٰ نے یہ بات ڈالی۔ کہ یہ جنگ تحریک جدید کا ایک ظہور ہے۔ اور اس کے خاتمہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور یہ خیال ایسا میخ کی طرح گڑا ہوا تھا۔ کہ متعدد دفعہ میں اس کے متعلق بیان کر چکا ہوں۔

مجھے خیال پڑتا ہے۔ کہ ۱۹۴۲ء کے آخر میں ایک خطبہ جمعہ میں میں نے بیان کیا تھا۔ کہ اس جنگ کا اختتام تحریک جدید کے خاتمہ کے ساتھ ہوگا۔

(حضور نے اُس وقت فرمایا تھا، عام طور پر لوگوں کے اندر یہ خیال پایا جاتا ہے۔ کہ دو سال کے اندر جنگ ختم ہو جائیگی۔ میرا اپنا خیال بھی بعض پیشگوئیوں کے مطابق یہی ہے۔ کہ ۱۹۴۴ء میں جنگ ختم ہو جائیگی اور ۱۹۴۴ء میں ہی تحریک جدید ختم ہوتی ہے۔ اور چونکہ بعض دفعہ جزو بھی ساتھ ہی شامل ہوتا ہے۔ اس لئے یہ بھی ممکن ہے۔ کہ ۱۹۴۵ء میں بھی چند ماہ تک یہ جنگ چلی جائے۔ بہرحال اب یہ جنگ دو تین سال میں ختم ہونے والی ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۲ء منقول از الفضل جلد ۳۰ نمبر ۲۸۰ صٹ۶)

اسی طرح حضور نے ۱۹۴۳ء میں فرمایا تھا "اب تحریک جدید کا نواں سال ہے ۱۹۴۴ء تحریک جدید کا دسواں سال ہوگا۔ اور ۱۹۴۵ء اس کا خاتمہ ہے۔ جو ایسا ہی ہوگا جیسے رمضان کے بعد عید آتی ہے۔ پس میں سمجھتا ہوں۔ کہ ۱۹۴۵ء اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک خاص سال ہوگا۔ اور اس میں اسلام اور احمدیت کے غلبہ کا ظہور شروع ہو جائیگا۔" (الفضل ۲ فروری ۱۹۴۳ء جلد ۳۱ صٹ۳)

دہلی میں اعلےٰ افسروں کی موجودگی میں گفتگو

اسی طرح مجھے خوب یاد ہے کہ ۱۹۴۳ء میں جب میں گھر کی بعض مریضہ عورتوں کے علاج کے لئے دہلی گیا۔ تو وہاں چوہدری بشیر احمد صاحب نے ایک رات دعوت دی اس دعوت میں بہت سے غیر احمدی افسر بھی مدعو تھے۔ اور بعض ایسے تھے جو سلسلہ کے متعلق تنقیدی نگاہ رکھتے تھے۔ اس وقت میرے دائیں پہلو (purchase) پرچیز کے بڑے افسر غلام مرشد صاحب .I.C.S بیٹھے ہوئے تھے۔ اور میرے بائیں طرف فنانس کے تین افسر تھے۔ جن میں سے ایک مرکزی سپلائی کے دفتر کے ایڈوائزر مسٹر زبیری تھے۔ اور باقی دو دوسرے دفاتر کے تھے۔ ان میں سے ایک دوست شائد مسٹر اظہر تھے۔ اب وہ پنجاب میں ایڈوائزر کے طور پر لگے ہوئے ہیں۔ اور دوسرے غالباً مسٹر ممتاز حسین صاحب تھے۔ جو پنجاب ہی کے رہنے والے ہیں۔ اور ڈاکٹر اقبال صاحب کے بارہ میں کئی مضامین لکھ چکے ہیں۔ شروع میں مذہب کے متعلق مختلف باتیں ہوتی رہیں۔ آخر سلسلہ کلام جنگ کی طرف پھرا۔ اس وقت ایک صاحب نے سوال کیا۔ کہ جنگ کا خاتمہ کب ہوگا؟ میں نے ان کو بتایا کہ میرے نزدیک اپریل ۱۹۴۵ء کے آخر یا زیادہ سے زیادہ جون ۱۹۴۵ء تک ہو جائیگا۔ یہی وہ بات تھی۔ جو میں پہلے بھی قادیان میں بیان کر چکا تھا۔ لیکن اس وقت بالعموم ایسے غیر احمدی لوگ تھے۔ جو دنیاوی لحاظ سے وجاہت رکھنے والے ہیں۔ اور ان میں سے کسی کو یاد ہو۔ تو وہ گواہی دے سکتا ہے۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا۔ کہ کیا آپ کو اس بارہ میں کوئی الہام ہوا ہے؟ میں نے کہا الہام تو نہیں ہوا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ میں نے جو تحریک جدید جاری کی ہے۔ اس کا جنگ کے ساتھ تعلق ہے۔ اس کا دس سالہ تسلسل ہندوستان کے لحاظ سے اپریل ۱۹۴۵ء میں ختم ہوتا ہے۔ اور بیرونی ممالک کے لحاظ سے جون ۱۹۴۵ء میں۔ کیونکہ چندہ کے وعدوں کی میعاد ہندوستان کے لئے بنگال وغیرہ کو ملا کر اپریل کا آخر ہوتی ہے۔ اور اور بیرونی ممالک کے لئے جون کے آخر تک کی میعاد ہے۔ اللہ تعالےٰ کی جو قدرتیں ظاہر ہو رہی ہیں۔ انکے لحاظ سے مجھے یقین ہے کہ تحریک جدید کے ساتھ جنگ کا گہرا تعلق ہے۔ اور دیر سے میں اسکو محسوس کر رہا ہوں۔ اس بنا پر مجھے یقین ہے۔ کہ اس جنگ کا خاتمہ اس دور کے خاتمہ کے ساتھ اپریل یا جون تک ہو جائیگا۔ اس پر ایک صاحب نے سوال کیا کہ جنگ محوریوں کے حق میں ختم ہوگی یا انگریزوں کے حق میں۔ اس پر میں نے جواب دیا۔ کہ میرا علم یہی ہے۔ کہ انگریزوں کے حق میں ختم ہوگی۔ اور اگر وہ مجھ سے دعا کی درخواست کریں۔ تو یقیناً انہیں کے حق میں ختم ہوگی۔ وہ وقت ایسا تھا۔ کہ ابھی

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

جنگ کے متعلق یورپین ماہر جو کہ جنگ کا انتظام کرنے والے تھے وہ بھی نہ کہہ سکتے تھے کہ جنگ کا خاتمہ کب ہوگا اور کس کے حق میں ہوگا ۱۹۴۲ء میں جرمنی کا پلہ بھاری تھا ۱۹۴۳ء میں آکر کمزوری شروع ہوئی۔ لیکن اس وقت بھی نہیں کہا جاسکتا تھا۔ کہ جرمنی شکست کھاجائے گا۔ ہاں عوام الناس بیشک تک بندیاں کرتے تھے۔

اپنے بندہ سے اللہ تعالیٰ کی کہلائی ہوئی بات

اب بظاہر یہ ایک قیاس تھا جو ایک انسان نے اپنے ایک فعل کے متعلق کیا۔ تحریک جدید کسی الہام کے ماتحت جاری نہیں کی گئی تھی۔ میں نے اُسے جاری کیا تھا۔ بظاہر ایک بات بندے کے منہ سے نکلی لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور اللہ تعالیٰ کے فعل نے بتادیا کہ وہ بات بندے نے خود نہیں کہی تھی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے کہلوائی تھی۔ جب اس بندے پر ظاہر ہوگیا۔ کہ وہ فعل میں نے نہیں کیا تھا۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے کرایا تھا۔ تو یہ بھی صاف ہوگیا۔ کہ جوں جوں تحریک جدید چلتی جائیگی۔ اللہ تعالےٰ کی تقدیر بھی ساتھ ساتھ چلتی جائیگی۔

خدا کے بندہ نے لڑائی کے خاتمہ کے متعلق جو کہا وہی پورا ہوگیا

اُس بندے نے قیاس کیا۔ کہ تحریک جدید کے پہلے دور کا خاتمہ اپریل ۱۹۴۵ء یا جون میں ہوتا ہے اس لئے لڑائی بھی اپریل ۱۹۴۵ء یا جون تک ختم ہوجائیگی۔ اور یہ اسی طرح پُورا ہوگیا ہے۔ آج نئے جرمن وزیر نے اعلان کیا ہے۔ کہ لڑنے کا نتیجہ ہمارے حق میں اچھا نہیں۔ اس لئے ہمیں اب مقابلہ نہیں کرنا چاہئے جس طرح بھی ہو اب اتحادیوں سے مل کر اپنے ملک کی آبادی کی فکر کرنی چاہئیے۔ اس اعلان کی وجہ سے لوگوں میں چہ میگوئیاں ہورہی ہیں۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ خفیہ طور پر معاہدہ پر دستخط ہوگئے ہیں۔ اگر معاہدہ پر دستخط نہ ہوتے تو جرمن وزیر یہ اعلان نہ کرتا۔ اُس کا یہ اعلان کرنا کہ "اب ہم ان کے رحم پر ہیں۔ اور ہمیں اب اپنے ملک کی درستی اور آبادی کی فکر کرنی چاہئیے۔ تا ہمارے بھوکوں کو روٹی مل سکے" ظاہر کرتا ہے۔ کہ مخفی طور پر دستخط ہوچکے ہیں۔ یا مخفی طور پر فیصلہ ہوچکا ہے۔ صرف اعلان باقی ہے ۲۸ یا ۲۹ اپریل کو ہٹلر مارا گیا درحقیقت ہٹلر کی موت اور جنگ کا خاتمہ ایک ہی تھے۔ اور وہ جنگ جس کے ساتھ تحریک جدید کا تعلق تھا۔ اس کے پہلے دور کے خاتمہ کے ساتھ ختم ہوگئی۔ باقی رہی جاپان کی جنگ وہ اس جنگ کا تتمہ ہے۔ جب بڑا دشمن مارا گیا۔ تو یہ بہت معمولی چیز ہے اور نسبتی طور پر کمزور ہے۔ اور اس کو مٹانا کچھ مشکل نہیں اب عالمگیر جنگ نہ رہی۔ اگر جرمن اور اٹلی فتح ہوجائیں تو باقی جنگ کا قریب میں ہی خاتمہ سمجھنا چاہئیے۔ جاپان کی جنگ کی صورت لوکل جنگ کی ہے۔ اور وہ صرف دنیا کے ⅒ حصہ میں رہ جائیگی۔ باقی کا ⁹⁄₁₀ دنیا میں جنگ ختم ہوجائیگی۔ تو اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے۔ کہ بغیر اس کے کہ کوئی رویا ہو بغیر اس کے کہ کوئی الہام ہو یہ بات میخ کی طرح میرے دل میں گڑی ہوئی تھی۔ اور پھر وہ لفظاً پوری ہوئی

حضرت امیرالمومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیلئے خاص دعاؤں کی ضرورت

ازصاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

قادیان ۲۳ مئی ۱۹۴۵ء (بوقت ۱۰ بجے رات) الحمدللہ کہ اب حضور کی بیماری میں کافی کمی ہوگئی ہے۔ گزشتہ رات خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے گذری۔ بخار نارمل رہا۔ نقرس کی درد ہیں گو ابھی تک ہیں مگر اب پاؤں زمین پر رکھے جاتے ہیں۔ اور حضور تھوڑا سا چل سکتے ہیں۔ احباب خصوصیت سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد از جلد کامل طور پر شفا عطا فرمادے۔ آمین اللّٰہم آمین۔

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد

کانگڑہ کے ضلع میں گورنر صاحب پنجاب سے ملاقات کا غیر معمولی واقعہ

اسی طرح کا ایک اور واقعہ میرے ساتھ ہوا۔ وہ بھی الہامی تو نہیں تھا لیکن میخ کی طرح دل میں گڑا ہوا تھا۔ اور مجھے یقین تھا۔ کہ اسی طرح ہونے والا ہے جب تحریک جدید شروع ہوئی۔ ان دنوں گورنمنٹ کی طرف سے ایک نوٹس دیا گیا تھا۔ ہماری طرف سے بھی اس کے مقابل پر جوابی کارروائی کی گئی۔ اس پر مختلف ذرائع سے تبادلہ خیالات ہوتے رہے لیکن چونکہ انسان کی یہ عادت ہے۔ کہ جب ایک غلطی کرتا ہے تو اُس کو صحیح ثابت کرنے کے لئے دوسری غلطی کرتا ہے۔ تو باوجود غلطی کو جان لینے کے گورنمنٹ کی طرف سے ایسی باتیں پیدا کی گئیں جن سے جماعت کو مجرم بنانا اور دق کرنا مقصود تھا۔ اس کے متعلق ہماری جماعت کی طرف سے بھی جوابی کارروائیاں ہوتی رہیں۔ یہ سلسلہ ۱۹۳۴ء سے شروع ہوکر جون جولائی ۱۹۳۵ء تک جاری رہا۔ جون۔ جولائی یا اگست میں میرے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ مجھے گورنر پنجاب کانگڑے کے ضلع میں ملینگے۔ اور اس جھگڑے کی بابت مجھ سے تصفیہ کرینگے۔ اب بظاہر کوئی وجہ نہ تھی کہ گورنر صاحب مجھے وہاں ملتے۔ کانگڑہ کا گورنر پنجاب کی ملاقات سے کوئی تعلق نہ تھا عقلاً یہی صورت ہوسکتی تھی۔ کہ گورنر صاحب ملاقات کے لئے مجھے لکھتے۔ یا میں انہیں لکھوں۔ چونکہ گرمیوں میں گورنر صاحب شملہ میں ہوتے ہیں۔ اگر انہوں نے مجھے بلانا ہوتا تو مجھے شملہ میں بلاتے اور سردیوں میں لاہور میں ہوتے ہیں۔ اگر سردیوں میں بلاتے تو مجھے لاہور بلاتے۔ کانگڑہ کے ضلع سے گورنر صاحب کی ملاقات کا کچھ تعلق نہ تھا۔ لیکن میرے دماغ میں یہ خیال میخ کی طرح گڑا ہوا تھا۔ کہ وہ مجھے کانگڑہ کے ضلع میں ہی ملینگے۔ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوتا یا کشف دکھایا جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس کو بھلا دیتا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ تحریک جدید کے متعلق بھی ایسا ہوا ہو۔ اور اس وقت بھی ایسا ہی ہوا ہو۔ لیکن مجھے یاد نہیں پڑتا کہ کوئی خواب یا الہام ایسا ہوا ہو۔ لیکن یہ خیال میخ کی طرح میرے دل میں گڑا ہوا تھا۔ اور میں نے مختلف لوگوں سے اس کا ذکر بھی کردیا تھا۔ کہ اس جھگڑے کا کانگڑے کے ضلع میں فیصلہ ہوگا۔ میں ایک دفعہ اس خیال سے نہیں کہ میں تجربہ کروں بلکہ جیسا کہ گرمیوں میں میری طبیعت خراب ہوجاتی ہے۔ اور پہاڑ پر جایا کرتا ہوں۔ اسی وجہ سے میں پالم پور گیا۔ اور مجھے یقین تھا۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہے کہ گورنر صاحب مجھے کانگڑہ کے ضلع میں ملینگے۔ کچھ عرصہ کے بعد میں وہاں سے واپس آگیا۔ لیکن مجھے گورنر صاحب کی ملاقات کا موقعہ نہ ملا۔ تب میرے دل میں حیرت پیدا ہوئی۔ کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کا منشا تھا کہ وہ مجھے وہاں ملینگے۔ تو یہ کیونکر ہوا کہ وہ مجھے نہیں ملے۔ کچھ عرصہ اسی طرح گذر گیا۔ اس کے بعد ایک ذریعہ پھر پیدا ہوگیا۔ کہ میں کانگڑہ کے ضلع میں جاؤں اور وہ اس طرح کہ میں نے ہمشیرہ مبارکہ بیگم سے منالی کے پہاڑوں کا ذکر کیا۔ کہ بہت اچھے ہیں۔ اور وہاں صحت بہت اچھی ہوجاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے بھی دکھلائیں۔ ان کی اس تحریک پر میں وہاں گیا۔ اس وقت مسٹر برک صاحب جو اس وقت سشن جج ہیں وہاں اسسٹنٹ کمشنر لگے ہوئے تھے۔ منالی کا علاقہ اُن کے ماتحت تھا۔ منالی میں رہائش کی جگہ کم ملتی ہے۔ انگریزوں کے کچھ مکانات ہیں۔ لیکن وہ کرایہ پر نہیں مل سکتے کیونکہ وہ بالعموم پہلے ہی لگے ہوئے ہوتے ہیں چونکہ وہاں مکان نہیں مل سکتا۔ اس لئے میں نے مسٹر برک کو لکھا۔ کہ آپ ڈاک بنگلہ کا انتظام کردیں تو ممنون ہونگا عام طور پر ڈاک بنگلہ میں تین دن ٹھہرنے کی اجازت ہوتی ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

176
Digitized By Khilafat Library Rabwah

میرا خیال تھا سات آٹھ دن وہاں ٹھہریں۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ ان سے اجازت حاصل کی جائے۔ چنانچہ جلدی ہی ان کی طرف سے جواب آگیا۔ کہ سات دن ٹھہرنے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ آپ فلاں سے فلاں تاریخ تک ٹھہر سکتے ہیں۔ ان کا جواب آنے پر ہم چلے گئے۔ جب ہم کلو پہونچے۔ تو میں نے چودہری مظفرالدین صاحب بنگالی کو جو اس وقت بنگال میں مبلغ ہیں۔ اور اس وقت میرے پرائیویٹ سیکرٹری تھے تحصیلدار صاحب کے پاس بھیجا۔ کہ وہ ان سے پوچھیں کہ بنگلہ رکا ہوا تو نہیں۔ اگر رکا ہوا نہ ہو۔ تو ہم ایک دو دن وقت مقررہ سے پہلے چلے جائیں۔ اور قیام کا وقت ایک دو دن پہلے شروع ہو جائیگا۔ اور سات دن پورے کر کے ہم چلے آئینگے۔

ہم مقررہ تاریخ سے ایک دو دن پہلے چلے گئے تھے۔ ہمارا خیال تھا کہ ہم کلو میں ٹھہرینگے۔ لیکن چونکہ کلو گرم مقام ہے اس لئے ہمیں وہاں تکلیف محسوس ہوئی۔ اور ارادہ کیا۔ کہ مقررہ تاریخ سے ایک دو دن پہلے چلے جائیں۔ چودہری مظفرالدین صاحب نے آکر کہا کہ تحصیلدار صاحب کہتے ہیں۔ کہ پہلے یا پیچھے کا تو کوئی سوال نہیں۔ اب آپ کو پہلی اجازت بھی منسوخ سمجھنی چاہیئے۔ وہ جگہ آپ کو نہیں مل سکتی۔ جب چودہری صاحب نے مجھے بتایا۔ تو میں نے ان سے کہا۔ کہ آپ کو وجہ تو پوچھنی چاہیئے تھی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ان سے وجہ دریافت کی تھی لیکن انہوں نے کہا کہ میں نہیں بتا سکتا۔ میں نے چودہری صاحب سے کہا کہ آپ جائیں۔ اور جا کر ان سے کہیں۔ کہ آپ تو نہیں بتاتے لیکن ہم آپ کو بتا دیتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ گورنر صاحب آ رہے ہیں۔ ہمارے بتا دینے پر تو آپ کو اقرار کرنے میں ہرج نہیں۔ چودہری صاحب گئے۔ اور انہیں یہ بات بتائی۔ تو اس بات کو سنکر تحصیلدار ہنس پڑا۔ اور کہنے لگا۔ کہ آپ کو کس طرح پتہ چلا کہ گورنر آ رہا ہے۔ یہ امر تو بہت مخفی رکھا گیا تھا۔ گورنر صاحب کی آمد کی وجہ یہ معلوم ہوئی۔ کہ ان کے لڑکے مسٹر ایمرسن اس وقت کانگڑہ کے ضلع میں ڈی سی تھے۔ وہ اپنی نئی بیاہی ہوئی بیوی کے ہمراہ اونچے پہاڑوں پر سیر کے لئے گئے تھے۔ راستہ مشکل تھا۔ وہ سیر کرتے ہوئے دور نکل گئے۔ اور راستہ میں بعض روکوں کی وجہ سے وقت مقررہ پر واپس نہ آسکے۔ جب کئی دن تک ان کا پتہ نہ لگا۔ اور نہ کوئی خبر آئی۔ تو دوسرے حکام ضلع نے گورنر صاحب کو تار دیا۔ کہ آپ کا بیٹا بیوی سمیت پہاڑ پر سیر کے لئے گیا تھا۔ لیکن فلاں تاریخ تک واپس نہیں آیا۔ جب گورنر صاحب کو یہ تار ملا۔ تو وہ سیدھے اس راستہ سے جو براہ راست شملہ سے کلو آتا ہے۔ منالی کی طرف چل پڑے۔ اور گذشتہ اجازتیں منسوخ کر کے ڈاک بنگلے ان کے لئے وقف کر دیئے گئے۔ اس وقت تک کا واقعہ حیرت انگیز تھا۔ مگر اس سے بھی یہ کیونکر قیاس کیا جاسکتا تھا۔ کہ وہ ضرور مجھ سے ملاقات کرینگے۔ کیونکہ وہ اپنے بیٹے کے لئے آئے تھے۔ خیر جب مجھے معلوم ہوا کہ پہلا انتظام تو بے کار ہو گیا۔ میں نے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سے کہا۔ کہ آپ وہاں جا کر کوئی مکان تلاش کریں۔ اتفاق کی بات ہے کہ ایک ہندو جو کہ سشن جج تھے۔ ان کا مکان وہاں پر تھا۔ اتفاقاً وہ بھی آئے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے ان سے بات کی۔ تو انہوں نے کہا کہ یوں میں کرایہ پر مکان دیا تو نہیں کرتا۔ لیکن ان کو دے دونگا۔ ان کی تار آنے پر ہم وہاں چلے گئے۔ ایک دن وہاں ٹھہرنے کے بعد دوسرے دن صبح کے وقت ہم سیر کے لئے گئے۔ میرے ساتھ ہمشیرہ مبارکہ بیگم کے علاوہ اُم طاہر مرحومہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اور بچیاں بھی تھیں۔ اس وقت تک گورنر صاحب نہیں پہونچے تھے۔ ہم اس جگہ کے پاس سے گذرے جہاں گورنر صاحب نے ٹھہرنا تھا۔ معلوم ہوا کہ گورنر صاحب آنے والے ہیں۔ ہم چار یا پانچ گھنٹے باہر رہے کھانا وغیرہ بھی وہیں کھایا۔ چار یا پانچ گھنٹے سیر کرنے کے بعد نماز پڑھ کر واپس گھر کو آئے۔ راستہ میں جب ہم گورنر صاحب کے قیام کی جگہ کے پاس سے گذرے۔ تو تحصیلدار صاحب میرے پاس دوڑے ہوئے آئے۔ اور کہنے لگے کہ میں نے جو خط بھیجا تھا وہ آپ کو مل گیا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ میں تو ابھی باہر سے آ رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ گورنر صاحب نے مجھے ایک خط دیا تھا۔ کہ آپ کو پہنچا دیا جائے۔ آپ کے گھر سے کسی فلاں نام کے آدمی نے دستخط کئے ہیں۔ میں نے کہا۔ اس نام کا آدمی ہمارے ساتھ کوئی نہیں۔ اس نے کہا آپ پھر جا کر مجھے اطلاع بھجوا دیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ خط ضائع ہو جائے۔ پھر اس نے ذکر کیا۔ کہ گورنر صاحب گیارہ بارہ بجے یہاں پہنچے۔ اور بنگلے کی طرف جاتے ہوئے مجھ سے پوچھا کہ قادیان والے مرزا صاحب آئے ہوئے ہیں؟ میں نے کہا ہاں آئے ہوئے ہیں؟ تو کہنے لگے کہ میرے ساتھ آؤ۔ اور مجھے اپنے ساتھ کمرے میں لے گئے۔ وہاں جا کر انہوں نے ایک لمبی چٹھی لکھ کر مجھے دی۔ اور کہا کہ ابھی یہ چٹھی ان کو پہنچا دو۔ ہم وہاں سے گھر کو چلے تو راستہ میں میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ کہ یہ وہی بات ہے۔ جو میں نے کہی تھی۔ کہ گورنر صاحب مجھے کانگڑے کے ضلع میں ملیں گے۔ حالانکہ ابھی تک وہ خط میں نے نہیں پڑھا تھا۔ ہم گھر پہونچے تو معلوم ہوا۔ کہ کوئی مہمان آئے ہوئے تھے انہوں نے دستخط کر دیئے تھے۔ کیونکہ اور کوئی آدمی گھر میں نہ تھا۔ اس خط کے اندر لکھا تھا۔ کہ میں اتفاق سے یہاں آیا ہوں مجھے افسوس ہے۔ کہ کچھ ایسے اختلافات جماعت سے پیدا ہو گئے ہیں۔ جو ناپسندیدہ ہیں۔ لہذا میں چاہتا ہوں۔ کہ آپس میں گفتگو ہو جائے۔ اور ساری غلط فہمیاں دور ہو جائیں کل عصر کے وقت آپ میرے ساتھ چائے پئیں باتیں بھی کرینگے۔ اور آپس میں تصفیہ بھی ہو جائیگا۔ چونکہ یہ خیال پہلے سے میرے دل میں تھا۔ اس لئے اب کوئی شبہ نہ رہا۔ کہ یہ سب الٰہی منشاء کے ماتحت ہوا ہے۔ چنانچہ میں نے ملنا منظور کر لیا اور دوسرے دن وقت مقررہ پر ان سے ملا۔ ان کا بیٹا اور بہو بھی وہاں موجود تھے۔ وہ مسکرا کر کہنے لگے۔ کہ مجھے بڑھاپے میں انہوں نے کتنا دق کیا ہے۔ بہو کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے۔ کہ یہ میرے بیٹے سے بھی زیادہ بہادر ہے۔ بیٹے نے کہا۔ کہ میری بیوی مجھے مجبور کر کے زیادہ اوپر لے گئی۔ اور ہم اتنی دور چلے گئے۔ کہ جلد واپس نہ آسکے۔ ہمیں کیا پتہ تھا کہ ہمارے پیچھے اتنا شور پڑ جائے گا۔ اس طرح مذاق کی باتیں ہوتی رہیں۔ جب چائے پی چکے۔ تو اپنے اے ڈی کانگ بہو اور بیٹے سے گورنر صاحب نے کہا۔ کہ آپ لوگ اب جائیں۔ مجھے ان سے کچھ باتیں کرنی ہیں"۔ اس کے بعد چار گھنٹے یعنی پانچ سے نو بجے تک سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ رات بہت ہو گئی تھی۔ بعض وقت میں نے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن انہوں نے پھر بٹھا لیا۔ گفتگو کے دوران میں انہوں نے مجھ سے کہا۔ کہ جماعت کے متعلق غلط فہمی ہوئی ہے اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں۔ اور ہم اختلاف میں ہمیں کچھ فائدہ نہیں۔ اور نہ اس کو جاری رکھنا چاہتے ہیں:

غیر معمولی واقعات

تو یہ بات بھی ایسی تھی۔ جس کے متعلق مجھے کوئی خواب یا الہام نہیں ہوا تھا۔ یا ممکن ہے کہ ہوا ہو۔ لیکن میرے ذہن میں نہیں تھا۔ لیکن یہ بات میرے دل میں میخ کی طرح گڑی ہوئی تھی۔ یہ غیر معمولی واقعات ہیں۔ کیونکہ گورنر صاحب کے لئے ضروری نہ تھا۔ کہ وہ کانگڑے کے ضلع میں آتے۔ اگر آتے بھی تو یہ ضروری نہ تھا۔ کہ وہ ضرور مجھ سے ملاقات کرتے ان کو بیٹے کے گم ہونے کا تار گیا۔ تو وہ آئے۔ اور اللہ تعالےٰ نے ان کے دل میں یہ تحریک پیدا کی۔ کہ وہ مجھ سے ملیں۔ اور خدا تعالےٰ نے مجھے ہمشیرہ مبارکہ بیگم کے ذریعہ تحریک کرائی۔ اور میں وہاں چلا گیا۔ اگر گورنر صاحب کا کوئی پروگرام ہوتا تو انسان سمجھ سکتا تھا۔ کہ وہ پروگرام کے ماتحت آئے ہیں۔ اور ہم بھی پروگرام کے ماتحت گئے ہیں۔ لیکن نہ میرے جانے کا کوئی پروگرام تھا۔ اور نہ ہی گورنر صاحب کے آنے کا کوئی پروگرام تھا۔ یہ دوسرا واقعہ بھی تحریک جدید کے ابتدا میں ہوا۔ گو یہ الہامی نہ تھا لیکن الہامی طور پر پورا ہوا:

ضروری تصحیح

۲۳ مئی کے الفضل میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے جو ملفوظات شائع ہوئے ہیں۔ وہ ۶ مئی کے ہیں۔ غلطی سے تاریخ ۹ مئی لکھی گئی ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں:

Digitized By Khilafat Library Rabwah

عزیزم سلیم احمد جس کی وفات کی خبر ۱۴ مئی ۱۹۴۵ء کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ میرے تین لڑکوں میں سے درمیانہ لڑکا تھا۔ وہ مئی ۱۹۲۴ء میں پیدا ہوا اور ۱۹۴۵ء کے اسی ماہ میں ہمیں داغ مفارقت دے گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اُس نے اپنی عمر کے اکیس سال نہایت خاموشی اور غربت کے ساتھ ہمارے گھر میں گذارے اور ہماری اور ہمارے مہمانوں کی خدمت اس کو نصیب تھی مگر خود وہ نہ کسی خاص آرام کا اور نہ خاص خوراک کا متمنی پایا گیا۔

وہ گذشتہ سال یعنی ۱۹۴۴ء میں میڈیکل ایف۔ اے۔ بی کے سکنڈ ایر میں تعلیم پاتا تھا۔ مگر خرچ کی تنگی کی وجہ سے بہت تنگی کی زندگی بسر کرتا تھا۔ آخر وہ اپنے غریب بوڑھے باپ پر اپنے آپ کو بار سمجھ کر ملٹری میں بطور وائرلیس اپریٹر بھرتی ہو گیا۔ ۳۱ مئی ۱۹۴۴ء کو بھرتی ہوا اور ۲ جون کو لاہور سے باہر دور دراز علاقہ میں لیجایا گیا اور ہمیں اس وقت معلوم ہوا جبکہ وہ لاہور سے روانہ ہو کر باہر چلا گیا۔

قریبًا چھ ماہ سے سکندر آباد میں کام سیکھ رہا تھا اور وہاں سے خیر و عافیت کے خط آتے رہتے تھے لیکن مارچ کے تمام مہینہ میں کوئی خط نہ آنے کی وجہ سے ہمیں بہت فکر تھا۔ اور اس کی والدہ بہت فکرمند رہتی تھیں اور اس کے لئے دن رات دعائیں کرتی تھیں۔ کہ اس کی شکل نظر آجائے کیونکہ اس کا ملٹری میں داخل ہونا بغیر اطلاع کے تھا اور وہ بغیر ملنے کے باہر چلا گیا تھا۔

۸ اپریل کی دوپہر کی گاڑی سے قادیان پہنچکر ہمارے سامنے اچانک آکھڑا ہوا۔ نہ اس کے آنے کی ہمیں خبر تھی اور نہ اُس کو اسبات کی خبر تھی کہ اس کے بڑے بھائی کی شادی اُسی روز شام کو ہو رہی ہے۔ اس کا اس طرح عین موقعہ پر اچانک آکھڑا ہونا کس قدر خوشی کا موجب ہو سکتا تھا۔ خصوصًا اُس ماں کے لئے جو دن رات تڑپ تڑپ کر دعائیں کر رہی تھی۔ الغرض ہمارے لئے وہ دن نہایت خوشی کا دن تھا۔ ایک طرف تو اس کے بڑے بھائی کی شادی لمبے انتظار کے بعد عمر کے بتیسویں ۳۲ سال میں ہو رہی تھی۔ دوسری طرف سلیم دس ماہ سے اچانک غائب ہو گیا تھا۔ اور پھر سوا مہینہ سے اُس کی طرف سے کوئی خط خیر خیریت کا موصول نہ ہوا تھا۔ جونہی وہ گھر میں پہنچا اُس کی والدہ سجدہ میں گر گئی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا لیکن اُس کو کیا معلوم تھا کہ اس کا یہ غریب بیٹا وہ دلدارانہ رنگ میں اپنے بھائی کی شادی میں شریک ہونے کے لئے آیا ہے اور اپنی تڑپتی ہوئی والدہ کو محض چہرہ دکھانے کے لئے حاضر ہوا اور پھر اس نے داغ مفارقت دیتے ہوئے اپنے پیارے مولا کے پاس ہمیشہ کے لئے چلے جانا ہے۔ اور اپنی والدہ کو یہ کہتے چھوڑ جانا ہے۔ کہ میں نے تو تم کو دعائیں کر کے بلایا تھا تو ہمیں پھر چھوڑ کر چلا گیا۔

اس کے اس طرح آنے میں اُس کی والدہ کی دعاؤں کا ضرور دخل معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ مارچ کے شروع میں بیمار ہو کر بنگلور کے ملٹری ہاسپٹل میں داخل تھا اور وہاں کے ڈاکٹر متعجب تھے کہ نمونیا کے ایسے سخت حملہ سے وہ بچ کس طرح گیا۔ لیکن خدا رحیم و کریم نے اس کی تڑپتی ہوئی والدہ کی عاجزانہ دعائیں سنیں اور وہ نمونیا کے حملہ سے بچ نکلا۔ ابھی کمزور ہی تھا کہ ملٹری والوں نے گھر جا کر صحت بحال کرنے کے لئے دو ہفتہ کی رخصت دیدی اس طرح پر وہ آٹھ اپریل کو اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کے رحیم و کریم ہونے کا ثبوت ہم پہنچایا لیکن چونکہ موت مقدر تھی۔ اس لئے ملٹری شفاخانہ میں مرنے کی بجائے اپنے والدین کے روبرو آکر فوت ہوا۔ جبکہ اُس کے والدین اور بھائی اور چار بہنیں اُس کی موت کا نظارہ دیکھ رہے تھے۔ اور اُس کی جوانمرگی پر صبر اور شکر کے سانس لے رہے تھے۔ نہ اُس کے والد نے اور نہ اُس کی والدہ نے اور نہ بھائیوں نے اور نہ بہنوں نے اُس کے دنیا سے لے جانے جانے پر کوئی ایسی حالت ظاہر کی جو بے صبری کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہو۔ اور نہ عزیز مرحوم نے اپنے پیارے مولا کے آستانہ سے ایک لمحہ کے لئے منہ موڑا۔

پھر موت کا وقت جس قدر قریب آتا گیا۔ اس کی زبان پر زیادہ سے زیادہ درود شریف پایا گیا۔ کیا ہی پیارا سلیم تھا اور کیا ہی پیارا بلانے والا ہے۔ اور کیا ہی شان ہے۔ اُس پیارے نبی کی جس کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہے جس کے نام کو ایک مسلمان مرنے والا لذت کے ساتھ زبان پر لاتا ہے۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمیدٌ مجید

عزیز مرحوم کی وفات کی خبر پر مختلف اطراف سے احباب جماعت کی طرف سے کئی ایک تاریں اور بہت سے خطوط اظہار ہمدردی اور دعا کے آئے اور اب تک سلسلہ جاری ہے۔ اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ عزیز مرحوم کے بارہ میں کچھ باتیں عرض کر دوں۔ کہ احباب کی مخلصانہ ہمدردی اسی کی متقاضی ہے۔

جہاں تک عزیز کی اپنی ذاتی قابلیت اور خاکسار راقم کے حقیر ترین وجود ہونے کی کیفیت ہے۔ وہ اس قابل نہ تھے کہ احباب کی اس قدر توجہ اور ہمدردی کو کھینچتے لیکن امر واقعہ یہی ہے کہ ایک سو سے زیادہ احباب نے اور بعض جماعتوں نے بحیثیت جماعت اظہار ہمدردی کے خطوط لکھے اور ہزاروں نے غائبانہ ہمدردی کی اور مجھ پر واجب کر دیا ہے کہ میں جملہ احباب کی ہمدردی کا شکریہ ادا کروں۔ اور ان کے حق میں دعا کروں کہ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر دے۔ ان کے اعمال میں برکت دے۔ اور ان سے راضی ہو جائے۔

جیسا کہ میں نے اوپر لکھا ہے۔ عزیز مرحوم کی قابلیت کوئی نمایاں نہ تھی۔ مگر علیم و بصیر خدا نے اُس کو جوانی کی حالت میں وفات دے کر مومنوں کے ایک گروہ کے دلوں میں دعا کی تحریک پیدا کر دی نہ صرف عزیز مرحوم کے لئے ہزاروں احباب نے دعا کی بلکہ عاجز راقم اور اُس کے اہل و عیال کے لئے بھی درد بھری دعاؤں کا ایک دریا جاری کر دیا۔ یہ قادر توانا خدا کی قدرت کا کرشمہ ہے۔

میں جب اپنی نالائقیوں کی طرف نظر ڈالتا ہوں تو میرا دل بیٹھ جاتا ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ وہ کبھی کھڑا ہوتا ہی نہیں مگر خدائے قادر کی قدرت کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ بعض اوقات ذرہ حقیر سے وہ کام لیتا ہے کہ پہاڑ بھی وہ کام نہیں دے سکتے میں اپنے پیارے مولا کی قدرت کو عجیب رنگ میں دیکھتا ہوں گذشتہ سال کے ماہ مارچ کا ہی واقعہ ہے۔ جس روز حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ وفات پا رہے تھے اور دم واپسین لے رہے تھے اور سورہ یٰسین پڑھی جا رہی تھی۔ تو جس وقت یہ الفاظ قرآنی پڑھے گئے۔ سلامٌ قولاً من رب الرحیم۔ تو اُس وقت تصرف الٰہی کے ماتحت میرے دل کے جوش کی وجہ سے میرے منہ سے یہ پاک الفاظ اس جوش سے تین مرتبہ دہرائے گئے کہ تمام حاضرین وقت کے ساتھ پڑھنے میں شامل ہو گئے۔ اور اب جبکہ میرا بچہ سفر آخرت کی تیاری کر رہا تھا تو میرے منہ سے اس کو مخاطب کرتے ہوئے جو چند کلمات نکلے ان میں بھی سلام کا لفظ موجود ہے۔ میرے الفاظ یہ تھے جو ۱۴ مئی کے الفضل میں شائع ہو چکے ہیں "اگر تعالیٰ کی مرضی اس میں ہے کہ وہ ہم سے تمکو لے لے تو ہم اس میں خوش ہیں تم ہمارا سلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہنچا دینا" جس طرح گذشتہ سال سلامٌ قولاً من رب الرحیم کے الفاظ میرے منہ سے تصرف الٰہی کے ماتحت نکلے تھے اب بھی جبکہ پیارا عزیز ہوش حواس میں تھا اور جس کے سامنے ایسی بات کہنی بظاہر اس کیلئے دلی صدمہ کا موجب ہو سکتی تھی حکمت الٰہی نے میرے منہ سے نکلوا دی اور میں نے عزیز سے کہا "تم ہمارا سلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہنچا دینا" اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سلیم کا قلب سلیم وہ تھا جس کو اُس کے ہوش و حواس میں موت سے سات آٹھ گھنٹے پہلے یہ بات کہی جا سکتی تھی اور اُس نے اُسے قبول کیا اور اُس کے باپ کو ان الفاظ کے کہنے کی قوت ملی جو کہ ایک حقیر ترین وجود ہے۔

پھر تھوڑی دیر بعد ہی اللہ تعالیٰ نے اس کا ثبوت ہم پہنچا دیا کہ یہ سلام خلوص دل کے ساتھ کہا گیا تھا اول جیسا کہ ۱۴ مئی کے الفضل میں میری تحریر کے ملاحظہ سے معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے عزیز کے فوت ہونے کے چند منٹ بعد ہی میرے دل کو سکینت سے بھر دیا جس کی نسبت اُس سکینت کے ساتھ ہے جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضور کے جگر کے ٹکڑے حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی وفات کے وقت بخشی گئی تھی۔

اس … ہے۔ کہ میرے قلم سے بے ساختہ وہ الفاظ نکلے۔ جو کہ ۱۲ مئی کے الفضل میں درج ہوئے۔ پھر دوسرا ثبوت اس سلام کے حقیقت پر مبنی ہونے کا یہ ہے۔ کہ جس وقت عزیز مرحوم کی نماز جنازہ پڑھی جارہی تھی۔ اور اسکی مغفرت کی دعا مانگی جارہی تھی۔ اس وقت میرے قلب پر یہ دعا ڈالی گئی۔ یا الٰہی یہ سلیم جو سلامتی والا تھا۔ تو نے ہم سے لے لیا ہے۔ اے پیارے آقا تو اس کے بدلہ میں اپنی مخلوق پر سے جنگ کے عذاب کو ٹال دے۔ اور دنیا میں امن قائم کردے۔ اور یہ دعا آ[خری] وقت تک جوش کے ساتھ میرے قلب سے جاری رہی۔ آخر خدا تعالیٰ نے ۱۲ مئی کو اس کا نتیجہ مجھے اپنے فضل سے دکھلا دیا۔

عزیزم سلیم احمدؐ کے لئے ہزاروں دعا کرنے والے احباب اس قدر شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ جس کا بیان نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالےٰ ان پر بھی رحم فرمائے۔ جنہوں نے اس غریب پر ترس کھاتے ہوئے دعائیں کیں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ کے فرشتوں نے ہی احباب کے دل میں جوش پیدا کیا ہے۔ اور وہی ان کی نیکی کے گواہ بنیں گے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ سب احباب خوش ہوں گے۔ اگر عزیز مرحوم کے کچھ اوصاف میں یہاں لکھدوں۔ اور بعض شہادتیں اس کے اوصاف کے متعلق درج کردوں۔

(۱) مجھ سے بیان کیا ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ لیڈی ڈاکٹر نور ہسپتال نے کہ جس وقت سلیم مرحوم فوت ہونے لگا ہے۔ اور ابھی کچھ ہوش تھا۔ اور میں اس کے پاس موجود تھی۔ تو اس نے آپ کو (خاکسار راقم کو) مخاطب کرکے دوبار کہا۔ لو میں چلا۔ السلام علیکم۔ لو میں چلا السلام علیکم۔ مجھے جب یہ شہادت ملی۔ تو میرا دل اللہ تعالےٰ کے شکر سے بھر گیا۔ اور عزیز کی سلامتی کے لئے بے حد دعا نکلی۔ کہ مولیٰ جس طرح عزیز نے ہمارے ساتھ وفاداری اور ہمدردی کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ تو بھی اسے سلامتی کی چادر میں لپیٹ۔ اور اسے سلامتی کے شہزادے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں اور آپ کے واسطہ سے پیارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قرب میں جگہ عنایت فرما۔

(۲) حضرت سیدہ ام وسیم حرم ثانی المصلح الموعود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے تحریر فرمایا۔ (۱) آہ سلیم۔ حلیم اور سلیم طبیعت لے کر دنیا میں آیا۔ اتنی ہی عمر مقدر تھی۔ مولیٰ کریم کی رفاقت تھی۔ وہ اپنے حقیقی مالک کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ سب لوگوں کو دائمی جدائی دیکر چلا گیا۔ سوائے صبر کے کوئی چارہ نہیں۔ (۲) مجھے سخت رنج اور دلی تکلیف ہوئی یہ سنکر (وفات کی خبر) خدا بہتر جانتا ہے۔ کہ یہ آپ کا سلیم کتنی خوبیوں والا تھا۔ (۳) اللہ تعالیٰ آپ سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور اس کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

(۳) مکرم غلام محمدؐ صاحب اختر لکھتے ہیں۔ (۱) عزیز سلیم کی وفات کا علم آج اخبار کے ذریعہ سے ہوا۔ (۲) آپ کا ایثار۔ صبر اور نمونہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی آپ کے لئے دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ (۳) دراصل سلیم آپ کا ہی نہ تھا۔ بلکہ اس قوم کا ہونہار اور نیک بچہ تھا۔ جو قوم ایسے بچوں کی تلاش میں تڑپ کر راتوں کو دعائیں کرتی ہے۔ (۴) ایسے تقویٰ شعار بچہ کی موت ہم سب کے لئے مساوی صدمہ ہے۔

(۴) مکرم مولوی عبد الحق صاحب بدوملہوی نے لکھا۔ (۱) مجھے عزیزم مرحوم کے ساتھ عزیز کی پاک۔ فطرتی کے ماتحت انس تھا۔ (۲) عزیزہ سکینہ بی بی بنت خود کو عزیزم سلیم صاحب کے واقعی صحیح معنوں میں سلیم ہونے کی وجہ سے بہت پیار تھا۔

(۵) عزیز مصلح الدین احمدی بی۔ اے لاہور سے لکھتے ہیں:۔ (۱) جہاں تک وصال کا تعلق ہے۔ میرے خیال میں وہ اپنی نیکی کی وجہ سے اپنے مولیٰ کے بہت قریب جگہ پائیگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

(۶) ثاقب صاحب زیروی نے لکھا:۔ ایسے صاحب قلب سلیم کی جواں مرگ یقیناً ناقابل تلافی نقصان ہے۔

(۷) عزیزم ناصر احمدؐ صاحب کپور تھلوی نے لکھا۔ (۱) مرحوم احمدیہ ہوسٹل میں رہا کرتا تھا۔ تو مجھے اس کے دیکھنے کا کافی موقعہ ملا۔ اور اس کے اخلاق و عادات سے میں خاص طور پر متاثر ہوا۔ (۲) مرحوم کے چہرے سے ہر وقت بشاشت ٹپکتی تھی۔ وہ ہر ایک سے نہایت خندہ پیشانی سے ملا کرتا تھا۔ (۳) نہایت ہی ملنسار با اخلاق اور مہمان نواز جوان تھا۔ (۴) پابند صوم وصلوٰۃ تھا۔ (نمازوں) کی علامتیں خاص طور پر اسکی سجدہ گاہ آنسوؤں سے تر ہا کرتی تھی۔ (۵) اس عمر میں خدا تعالیٰ پر بھروسہ اور صرف خدا تعالیٰ کو ہی پیش نظر رکھنا بطفیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی تھا۔

(۸) محمدؐ رفیق صاحب کانپوری:۔ (۱) سلیم فرمانبردار اور بڑوں کا ادب کرنے والا نیک والدین کا نیک لڑکا تھا۔ اور خوش مزاج تھا۔

(۹) مولوی عبد الرحمٰن صاحب راجہ ابن حضرت مولوی شیر علی صاحب لکھتے ہیں۔ (۱) مرحوم نہایت ہی شریف طبیعت لڑکا تھا۔

(۱۰) مکرم سیٹھ محمدؐ یوسف صاحب ابن حضرت سیٹھ عبد اللہ صاحب سکندر آباد سے لکھتے ہیں۔ (۱) مجھکو برادرم (سلیم احمدؐ) سے خاص محبت تھی۔ وہ اکثر اتوار یا جب کبھی چھٹی ہوتی۔ ضرور تین چار گھنٹے میرے پاس گذارتے۔ اور الفضل کا مطالعہ کرتے اور نماز برابر ادا کرتے (۲) عزیز نے اپنا چندہ مارچ تک ادا کردیا۔ (۳) ان کا ارادہ تھا۔ کہ وصیت کردیں۔ پس خدا ضرور نیت کا ثواب دیگا۔ (۴) یہ خط میں خبر وفات پڑھتے ہی لکھ رہا ہوں۔ اس کا سلسلہ برابر نہیں۔ میرا دل سخت غمزدہ ہے۔

(۱۱) سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب قادیان نے لکھا۔ الفضل میں جب سلیم احمدؐ کی وفات کی خبر پر آپ کا (حشمت اللہ) مضمون پڑھا۔ تو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کا واقعہ یاد آگیا۔

(۱۲) مرزا عبد اللطیف صاحب ابن مرزا مہتاب بیگ صاحب قادیان نے لکھا:۔ (۱) میں تو اسکی سادگی اور سلیم طبع سے بہت متاثر ہوں۔ میں نے جب کسی کپڑے کے متعلق کہنا کہ وہ نہیں یہ اچھا ہے۔ تو جھٹ میری بات مان لیتا۔ اور کبھی مسترد نہ کرتا۔

(۱۳) حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی نے لکھا۔ (۱) عزیزم سلیم واقعی "قلب سلیم" کا مالک تھا۔ (۲) مدت ہوئی۔ جب میں صبح کی نماز کے لئے عزیزوں کو جگایا کرتا تھا۔ اس زمانہ سے عزیز کی سعادت اور فطری پاکیزگی کا مجھ پر اثر ہے۔ (۳) ایسے بچوں کے چلے جانے سے بتقاضائے بشریت سلسلہ کا نقصان نظر آتا ہے۔ (۴) عزیز کی خوبیوں کی وجہ سے اور آپ کے خاندان سے تعلق کی بناپر اور سلسلہ کا ایک نقصان محسوس کرتے ہوئے ہمیں اس نقصان کا دلی صدمہ ہے۔ جس کا اظہار لفظوں میں ناممکن ہے۔

(۱۴) عزیز مرحوم کی والدہ نے بیان کیا۔ اس دن کی صبح کے وقت جس دن سلیم فوت ہوا۔ یہ اسکی نگرانی کررہی تھی۔ چارپائی پر جگہ نہ تھی اس لئے زمین پر بیٹھ گئی۔ اور باوجودیکہ اسکو سخت تکلیف تھی۔ مجھے کہنے لگا۔ آپ زمین پر کیوں بیٹھی ہیں۔ چارپائی پہ بیٹھیں۔ (۲) نعیمہ اسکی چھوٹی بہن جو کھانے اور ناشتہ کا دن رات ان تھک کام کیا کرتی تھی۔ جب سلیم کے سامنے آئی۔ تو اس کے کپڑے ناصاف تھے۔ اسے کہا نعیمہ تم نے کپڑے کیوں نہیں بدلے۔ تم نے میری خدمت بہت کی ہے۔

(۳) عزیز مرحوم کی والدہ نے ایک بلکہ اس سے پہلے عزیز کے متعلق بعض احباب و خواتین کی دیکھی ہوئی رؤیاؤں کا ذکر کیا۔ مگر میں صرف ایک کا درج کردینا مناسب سمجھتا ہوں۔ یہ رؤیا سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے قریب ایک سال گذرا دیکھا تھا۔ اور والدہ سلیم کو بتلا دیا تھا۔ جس پر بطور صدقہ انہوں نے ایک بکرا ذبح کرواکر غرباء میں تقسیم کردیا تھا۔ وہ رؤیا یہ تھا۔ کہ حضرت صاحب اور ڈاکٹر صاحب (راقم) ایک کمرے میں کھڑے ہیں۔ اور فکرمند ہیں۔ حضرت صاحب ڈاکٹر صاحب سے بھی زیادہ فکرمند ہیں۔ اور منہ سے کہہ رہے ہیں۔ ہائے سلیم۔ ڈاکٹر صاحب کا پیارا سلیم۔

ان رویاؤں کے قبل از وقت دیکھے جانے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عزیز سلیم اپنے اندر کچھ خصوصیت رکھتا تھا۔ دراصل میں اس پاک وجود کے سامنے شرمندہ ہوں۔ باوجودیکہ اس نے میری اور دوسرے بہن بھائیوں اور والدہ کی بہت خدمت کی۔ مگر میں اس کا حق الخدمت ادا نہ کرسکا۔

بچپن کی عمر کے پہلے چند سالوں میں جو کہ بچوں کے ماں باپ سے پیار لینے کا زمانہ ہوتا ہے۔ میں اسے قطعاً پیار نہ کرسکا۔ وہ مئی سنہ ۲۴ء میں پیدا ہوا۔ جولائی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہمراہ ولایت کے سفر پر چلا گیا۔ چار ماہ بعد واپسی ہوئی۔ تو صاحبزادہ خلیل احمدؐ سلمہ کی نازک خدمت میں مصروف ہوگیا۔ اور یہ سلسلہ خاص خدمت کا تین چار سال تک رہا۔ مجھے سلیم کی کوئی بات بچپن کی یاد نہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہاں میاں خلیل احمد صاحب سلمہ کے اکثر حالات یاد ہیں پھر اس کی تعلیم کا زمانہ شروع ہو گیا طالب علموں کے معاملہ میں جہاں استاد توجہ اور سختی سے کام لیتے ہیں۔ وہاں والدین خصوصاً والد کو دل مضبوط کر کے سختی کرنی پڑتی ہے۔ پس اس وقت سے اس وقت تک میرا حال ایسا ہی رہا۔ پھر اس کے اخراجات کے معاملہ میں بھی میں اس کے ساتھ پورا اتر نہیں سکا۔ اس کی عمر اخراجات کے لحاظ سے تمام کی تمام تنگی میں گزری۔ چونکہ غریب تھا۔ اور غریب طبع اور سادہ تھا۔ اس لئے اسے کوئی دوست بھی میسر نہ آیا

الغرض اس نے اس مسافر خانہ میں ہماری بہت خدمت کی۔ غریب مزاجی کی وجہ سے ہمارے لئے نعمت عظمیٰ بنا رہا اور تلخی کی زندگی برداشت کرتا ہوا اپنے ایمان کی سلامتی کے ساتھ رخصت ہو گیا۔ اور آخری تحفہ سلام ہماری طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے لے گیا۔ اور رخصت ہوتا ہوا ہمیں سلام کہہ گیا۔

اور اپنی جوانا مرگی سے ہمارے لئے دعاؤں کا دریا بہا گیا۔

میں اپنے یقین کی وجہ سے اس بات سے خوش ہوں کہ وہ جوان عمر میں فوت ہوا ہے وہ پیارے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں لگ جائے گا۔ لیکن اس وجہ سے سخت غمگین کہ اس نے ہمارے لئے بہت کچھ کیا۔ مگر ہم اسکی خدمت نہ کر سکے

میں ایسے جذبات کے ساتھ درد دل رکھنے والے احباب سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری پردہ پوشی فرمائے اور انجام بخیر کرے اور عزیز مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے مطاع حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا موقع عطا فرمائے۔

خاکسار حشمت اللہ

گریجوایٹ کارکنوں کی ضرورت

زراعت کے گریجوایٹوں کو معقول تنخواہ دی جائے گی

سندھ کی زمینوں کے لئے گریجوایٹ کارکنوں کی ضرورت ہے۔ زراعت کے گریجوایٹوں کو زیادہ تنخواہ دی جائے گی۔ اسی طرح جنہوں نے کم سے کم تین سال کسی گورنمنٹ زمینداری فارم کا انچارج کی صورت میں کام کیا ہو۔ انہیں حسب لیاقت اور بھی مزید تنخواہ دی جائے گی۔ تنخواہ ہر صورت میں معقول ہوگی اور عام مارکیٹ ریٹ سے کم نہیں ہوگی۔ اگر کوئی پرانا تجربہ کار آدمی ہو۔ خواہ اعلیٰ گریڈ سرکاری کا ہو۔ اسے بھی حسب لیاقت دی جا سکتی ہے۔ بہر حال درخواست دینے والا صرف اس وجہ سے نہ ہچکچائے کہ اسے شائد تنخواہ اس کے درجہ کے مطابق نہ ملے گی۔ چونکہ ضرورت فوری ہے درخواستیں فوراً آنی چاہئیں۔

انچارج تحریک جدید

اگریکلچرل کالج لائلپور میں داخلہ

اس سال اگریکلچرل کالج لائل پور میں مورخہ ۷ جون کو فسٹ ایر کلاس کا داخلہ ہوگا۔ ایسے طلباء جنہوں نے میٹرک میں سائنس کا مضمون رکھا تھا۔ اور جن کو امید ہے۔ کہ وہ فسٹ ڈویژن میں کامیاب ہو جاوینگے۔ انکو داخلہ کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ اس کالج میں داخلہ کے وقت زراعت پیشہ طلباء کو ترجیح دی جاتی ہے۔ علاوہ اس کے یہ بھی دیکھا جاتا ہے۔ کہ امیدوار کی جسمانی صحت اچھی ہو۔ داخلہ کے چھپے ہوئے فارم پر کر کے مورخہ ۳ جون تک پرنسپل صاحب زراعتی کالج لائل پور کے دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ فارم کے ساتھ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ بھی شامل ہونے ضروری ہیں:۔ (۱) میٹرک میں کامیابی کا پروویژنل سرٹیفکیٹ۔

(۲) سابقہ سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کی طرف سے کیرکٹر سرٹیفکیٹ۔

(۳) ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع متعلقہ کی طرف سے اس بات کا سرٹیفکیٹ کہ درخواست کنندہ Land Alienation Act کے ماتحت زراعت پیشہ ہے۔ اور اسی ضلع شدہ ہے۔ نوٹ:۔ چھپے ہوئے فارم داخلہ دفتر پرنسپل صاحب زراعتی کالج لائل پور سے مل سکتے ہیں۔ لیکن احباب کی آسانی کے لئے چند فارم دفتر فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ قادیان میں بھی منگوا کر رکھے گئے ہیں۔ چونکہ ہماری جماعت کے اکثر احباب زراعت پیشہ ہیں۔ اور دوسرے جنگ کے بعد محکمہ زراعت میں گورنمنٹ کی سکیموں کے مطابق بہت سی توسیع اور ترقی ہونے کا امکان ہے۔ اسلئے احباب کو اپنے بچے اس کالج میں داخل کروا کر تعلیم دلوانے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ والسلام۔ خاکسار عبدالاحد عفی عنہ فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۷۰۵ منکہ فاطمہ بیگم زوجہ چوہدری ابراہیم صاحب قوم ارائیں عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت جنوری ۱۹۴۳ء ساکن موضع بھیلہ ڈاکخانہ ڈھلواں ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر جو کہ خاوند کے ذمہ ہے جو مبلغ ۳۲/- روپے ہے۔ اور نقد جو میرے پاس ہے ۶۲/- روپے اور چاندی کی بالیاں مبلغ ۶/- کل ۱۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی الامۃ فاطمہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد ابراہیم خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد علی محمد ولد نور الٰہی بھیلہ نشان انگوٹھا۔

نمبر ۸۱۳۷ منکہ زینب بی بی زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب قوم گھمار عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک سو روپیہ مہر اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ زیور کوئی نہیں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ زینب بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل خاوند موصیہ۔ گواہ شد علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۲۰۹ منکہ سردار بیگم زوجہ مستری احمد الدین صاحب عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت فروری ۱۹۳۷ء ساکن دارالفضل قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۳/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰/- روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی الامۃ سردار بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد احمد الدین خاوند موصیہ۔ گواہ شد فتح دین کارکن دفتر پرائیویٹ سکرٹری۔

نمبر ۸۱۷۸ منکہ ہاجرہ بیگم زوجہ میاں بشیر احمد صاحب قوم راجپوت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان دس مرلہ جس میں چھ کمرے ہیں قیمتی ۵۰۰۰/- اور میری آمدنی بیس روپے ماہوار ہے جو مجھے میرا خاوند بھیجتا ہے۔ اور میرے مکان پر ساڑھے چار ہزار روپیہ قرضہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ ہاجرہ بیگم۔ گواہ شد سارہ نسیم زوجہ ملک محمد صادق بقلم خود۔ گواہ شد علی محمد صحابی و موصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۲۱۷ منکہ طالع بی بی بیوہ چوہدری محمد الدین صاحب قوم جٹ عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن بھوئیوال ڈاکخانہ شرقپور ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۴/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ کو کنڈیاں طلائی وزنی ۲½ تولہ حق مہر ۳۲ روپے کل ۲۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ طالع بی بی موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد: فتح محمد [illegible] موصیہ [illegible]
[illegible]

مثل نمبر ۶۰۶۴ منکہ شاہدین ولد چوہدری بڈھے خاں صاحب قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت خلافت اولیٰ ساکن چک ۳۳۲ ج ب ڈاکخانہ خاص براستہ پکارنا ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۱۵ گھماؤں اراضی واقع چک ۳۳۲ ج ب کا میں واحد مالک ہوں قیمتی ۵۰۰۰/ روپے (۲) مکان ہائشی خام ایک واقعہ چک مذکور قیمتی ۱۰۰۰/ (۳) ۵ کنال اراضی واقعہ دھنی دیو ضلع سیالکوٹ قیمتی ۱۵۰۰/ روپے (۴) ۵۰ گھماؤں اراضی واقع دیہہ چیلیہ تحصیل نوشہرہ ضلع نوابشاہ سندھ ہے جو قسطوں پر لی ہوئی ہے۔ جب تک میں اس کا مالک نہ ہوں کا اس وقت تک حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ اس تمام جائیداد پر ۵۱۰۰/ روپیہ بصورت رہن قرض ہے۔ مذکورہ بالا جائیداد و آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد (چوہدری) شاہ دین حال دیہہ چیلیہ ڈاکخانہ پڈیدن ضلع نوابشاہ سندھ گواہ شد عبدالرحمٰن بی اے بی ٹی کارکن تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد تاج الدین لائلپوری مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔

بلیک مارکیٹ سے
ہرگز نہ خریدیئے
اس طرح بلیک مارکیٹ کا خاتمہ ہو جائیگا
حکومت ہند کے محکمہ اطلاعات و نشریات نے شائع کیا

آپ کو
اولاد نرینہ کی خواہش ہے
حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کا مجرب فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے یہ دوائی
"فضل الٰہی"
دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا۔ قیمت مکمل کورس سولہ روپے۔ ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

معجون عنبری
دماغی کمزوریوں کے لئے اکسیر صفت ہے۔ اسکے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی دوا یات اور کشتہ بیکار ہیں۔ اس سے عوکر اس قدر لگتی ہے کہ ہمیں ہمیں سیر دودھ دو پاؤ بالائی ہضم کر سکتے ہیں۔ استقدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل تمام تجربات کے مقوی فرماتے اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کریں۔ ایک شیشی استعمال کر بعد آپکے جسم میں اضافہ کرے گی اس سے ۱۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکاوٹ نہ ہوگی۔ یہ رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور کندن بنا دے گی۔ فی شیشی چار روپے۔
مولوی حکیم ثابت علی منیجر یان محمود نگر لکھنؤ

میں اپنی اراضی واقع جانب شرقی احمدیہ فروٹ فارم متصل منڈی کے قطعات
حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے ذریعہ سے
(جن کو میں نے قانونی طور پر مختار نامہ دیا ہوا ہے) برائے سکنی اغراض عرصہ سے فروخت کر چکا ہوں۔ اب اس جگہ میں سے صرف
ایک قطعہ قابل فروخت باقی ہے
خواہشمند احباب حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف سے اس قطعہ کی خرید کے متعلق فیصلہ کرلیں **قیمت** بہر حال یکمشت لفقد لی جائے گی۔

قطعہ کا نمبر ۱۵۳ - اور رقبہ ۵ فٹ ــــ ۴ سرساہی ــــ ۱ مرلہ ــــ ۱ کنال ہے

اس کے دو طرف بیس بیس فٹ اور ایک طرف تیس فٹ چوڑی بڑی سڑک ہے
خاکسار

مرزا گل محمد رئیس قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک تازہ رؤیا کی صداقت کے نشانات

انگلستان میں وزیر اعظم اور لیبر پارٹی میں کشمکش

احمدیت کی صداقت میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ خدا تعالیٰ پے بہ پے جو عظیم الشان نشان دکھا رہا ہے۔ ان میں سے تازہ ترین عظیم الشان نشان وہ ہے۔ جس کا تعلق یورپ کی جنگ کے خاتمہ کے بعد انگلستان میں اندرونی شورش اور جھگڑے باہمی اختلافات اور مناقشات سے ہے۔ اور جن کے سلسلہ میں مارلیسن نامی انگریز کا ذکر خصوصیت کے ساتھ حضور کے رؤیا میں آیا ہے

ناظرین کرام کو معلوم ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۴ مئی کے خطبہ جمعہ میں جو ۱۱ مئی کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اپنا ایک رؤیا بیان فرمایا تھا۔ اور اسکی تعبیر بھی بیان فرمائی تھی۔ یاد تازہ کرنے کے لئے اس کے چند اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

حضور نے فرمایا (۱) دو تین دن کی بات ہے۔ ڈلہوزی میں میں نے ایک رؤیا دیکھا۔ کہ کوئی شخص مارلیسن نامی انگریز ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ چالیس سال کے عرصہ تک کانگڑہ کے ضلع میں میرے جیسا اور عقلمند آدمی پیدا نہیں ہوگا۔ یا شاید یہ کہا ہے۔ کہ پایا نہیں جائیگا۔ میں اس وقت رؤیا میں سمجھتا ہوں۔ کہ مارلیسن سے وہ وزیر مراد ہے۔ جو لیبر پارٹی کی طرف سے وزارت میں شامل ہیں۔

(۲) "میرے دل میں یہ سوال بھی پیدا ہوا۔ کہ کانگڑے کے ساتھ ان کا کیا تعلق ہے۔ کانگڑہ ہندوستان کا علاقہ ہے۔ اور یہ انگلستان کے رہنے والے ہیں۔ اس سوال کے پیدا ہوتے ہی میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی۔ کہ کانگڑہ کا لفظ استعارۃً انگلستان کے لئے بولا گیا ہے۔ اور کانگڑہ میں چونکہ آتش فشاں پہاڑ ہیں اور جس طرح آتش فشاں علاقے میں زلزلے آتے رہتے ہیں۔ اسی طرح انگلستان میں بھی سیاسی اور اقتصادی اتار چڑھاؤ رونما ہونے والے ہیں۔ اور مسٹر مارلیسن کے قول کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسے تغیرات اور فساد کے وقت میں سب سے اچھا کام کرنے والا ثابت ہوگا۔"

"اس رؤیا سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنگ جو بظاہر اب ختم ہو رہی ہے۔ اس کو ختم نہیں سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ اس جنگ کے نتائج میں بعض اور ایسی باتیں پیدا ہونے والی ہیں۔ جن کی وجہ سے شورش اور جھگڑے۔ اختلافات اور مناقشات کا سلسلہ جاری ہو جائیگا۔ اور نہ صرف یہ کہ یہ جھگڑے اور فسادات جیسا کہ پہلی بعض رؤیا میں بتایا جا چکا ہے۔ انگلستان سے باہر رونما ہوں گے۔ بلکہ خود انگلستان میں بھی مناقشات اور اختلافات کا دروازہ زیادہ وسیع ہو جائیگا۔ اور انگلستان کانگڑہ کے علاقہ کی طرح ایک آتش فشاں مادہ رکھنے والا ملک ثابت ہوگا۔"

ان اقتباسات کو پیش نظر رکھ کر ذیل کی خبروں سے جو صرف ایک دن کے معمولی چند اخبارات میں شائع ہوئی ہیں۔ معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ تازہ رؤیا کے ابتدائی حصے کس وضاحت کے ساتھ پورے ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اور بقیہ حصص کے اپنے وقت پر پورے ہونے کے متعلق نہایت سرعت کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ پارلیمنٹ کے عام انتخابات کے متعلق جو بحث جاری ہے۔ مسٹر چرچل نے اس کے بارے میں ایک بیان دیا۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ مسٹر ایٹلی اور ان کے ساتھیوں سے بات چیت کرنے کے بعد میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ لیبر پارٹی جرمنی کی شکست کے بعد زیادہ سے زیادہ موسم بہار تک کولیشن میں رہنے کو تیار ہے۔ میں نے اس تجویز پر گہرا غور و خوض کیا ہے۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ موجودہ شکل میں اس تجویز کو منظور کرنا میرے لئے مشکل ہے۔ میری رائے میں یہ بات لیبر مفاد کے منافی ہے۔ مختلف پارٹیوں کی ایک اچھی یونین جو اس وقت موجود ہے۔ نہ صرف ایک خاص تاریخ تک جاری رہنی چاہیئے۔ بلکہ پارٹی کے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر اسے وسیع قومی مفاد کے لئے غیر معینہ عرصہ تک جاری رکھنا چاہیئے۔ گذشتہ چھ مہینوں میں اس خیال کا کہ جرمنی کی جنگ کے خاتمہ کے بعد پارلیمنٹ کے جنرل انتخابات ہونگے۔ ہمارے وزارتی اور پارلیمنٹری معاملات پر گہرا اثر پڑا ہے۔ جہاں تک اندرونی معاملات کا تعلق ہے۔ میں یہ کہنے سے نہیں رہ سکتا۔ کہ وزارتی اور پارلیمنٹری معاملات میں بھی اسی وجہ سے ہم قومی مفاد کو محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ اس لئے میں آپ کے سامنے ایک نئی تجویز رکھتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ آپ اسے بغیر سوچے سمجھے نامنظور نہیں کرینگے۔ میری تجویز یہ ہے۔ کہ ہم جاپان کی جنگ کے خاتمے تک موجودہ کولیشن کو جاری رکھنا منظور کر لیں اور اس منزل کے پہنچنے کے بعد ہی ایک دوسرے سے علیحدہ ہونے کا خیال کریں۔

بلیک پول ۲۲ مئی۔ یہاں لیبر پارٹی کی کانفرنس کے ۱۱سو نمائندوں نے لیبر پارٹی کی مجلس انتظامیہ کے اس فیصلہ کی تائید کی۔ کہ مشترکہ وزارت کے بارے میں مسٹر چرچل کی درخواست ٹھکرا دی جائے۔ انہوں نے مسٹر چرچل کی اس درخواست کے خلاف ووٹ دیا۔ کانفرنس میں دو گھنٹوں تک بحث ہوئی۔ اور تفصیلی تبصرے کے بعد مجلس منتظمہ کو پورا اختیار دیا گیا۔ کہ مسٹر چرچل کو فیصلے سے مطلع کر دیا جائے۔ کانفرنس کی صدر مس ولکنسن نے اعلان کیا۔ کہ لیبر پارٹی مسٹر چرچل کے اس چیلنج کو منظور کرتی ہے۔ کہ یا تو کولیشن گورنمنٹ میں رہو۔ یا نئے انتخابات کا سامنا کرو۔ لیبر پارٹی کے لیڈر یہ پسند نہیں کرتے۔ کہ ماہ جولائی میں نئے انتخابات ہوں بلکہ وہ اس وقت کا انتظار کرنا چاہتے ہیں۔ جب فوجی مرد اور عورتیں واپس گھروں کو آجائیں۔ اس موقعہ پر مسٹر **ہربرٹ مارلیسن** نے لیبر پارٹی کا پروگرام پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ سب لوگوں کو کام پر لگایا جائیگا۔ رہنے کے مکانوں پر کنٹرول کیا جائے گا۔ کھیتی باڑی کے طریق بہتر بنائے جائینگے۔ لیبر پارٹی چاہتی ہے۔ کہ بجلی ٹرانسپورٹ گیس اور پیٹرول کی صنعتوں کا انتظام عام لوگوں کے ہاتھ میں ہو۔ لیکن لیبر پارٹی کو اپنا پروگرام کامیاب بنانے سے پہلے یہ ظاہر کرنا پڑیگا۔ کہ اس پروگرام پر عمل کرنا مفید ہے۔ پارٹی کو اس وقت تک دم نہ لینا چاہیئے۔ جبتک کہ لوگوں کا معیار زندگی بلند نہ ہو جائے۔ پارٹی صرف اس وقت کامیاب ہو سکتی ہے۔ جب اسے بھاری اکثریت حاصل ہو۔ پارٹی برسر اقتدار آنے کے بعد دفتری کارروائی میں وقت ضائع نہ کریگی۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ روزانہ اخبارات میں آج صرف چرچل منسٹری کے مستقبل کا چرچا ہے۔ "ڈیلی میل" نے سب سے بڑا عنوان یہ دیا ہے۔ "کہ ہو سکتا ہے۔ تینوں لیبر ممبر آج چرچل کیبنٹ سے استعفیٰ دیدیں" یہ منسٹر ایٹلی نائب وزیر اعظم برطانیہ ہوم سیکرٹری مسٹر ہربرٹ مارلیسن اور موجودہ لیبر منسٹر ارنسٹ بیون کی طرف اشارہ ہے

لنڈن ۲۲ مئی۔ مسٹر چرچل کی اس تجویز کو بھی مسٹر ایٹلی نے نامنظور کر دیا ہے۔ کہ ریفرینڈم لیا جاوے۔ انہوں نے یہ رائے ظاہر کی۔ کہ ریفرینڈم نازی اور فیسٹ طریقہ ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ مسٹر چرچل کنسرویٹو پارٹی کے دباؤ کے زیر اثر جو جنگ میں فتح کی وجہ سے مسٹر چرچل کی شخصیت کا فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔ یہ کرائیسس پیدا کیا ہے۔ جس سے عوام کے دلوں میں ناراضگی کی لہر دوڑ جائیگی۔ مسٹر ایٹلی اور مسٹر **ہربرٹ مارلیسن** نے آج ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ ریفرینڈم ایک غیر ملکی طریقہ ہے۔ لیبر پارٹی اس بات کی اجازت دینے کو تیار نہیں۔ کہ ایک ایسے طریقے کو جسے ہٹلر اور مسولینی استعمال کرتے رہے ہیں۔ انگلستان میں رائج کیا جائے۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ لیبر پارٹی کی طرف سے کئی بار اس بات کا اظہار کیا جا چکا ہے۔ کہ اگر جنرل انتخابات ہوئے۔ تو لیبر پارٹی کی دو مضبوط ترین شخصیتوں مسٹر **مارلیسن** یا مسٹر بیون میں سے کوئی ایک برطانیہ کا وزیر اعظم بنے گا۔

لنڈن ۲۳ مئی۔ آج مسٹر چرچل نے وزارت عظمےٰ کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ انگلستان میں نئے انتخابات کے متعلق ابھی تک کوئی اعلان نہیں ہوا۔ مگر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ انتخابات ۵ جولائی کو ہوں گے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ اعلان بھی جلد ہو جائے گا۔ کہ پارلیمنٹ توڑ دی گئی ہے۔

لنڈن ۲۳ مئی۔ مسٹر ایٹلی نائب وزیر اعظم انگلستان ۴

۴ سان فرانسسکو کانفرنس سے واپس آگئے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ وہاں جو کوششیں کی جا رہی ہیں۔ وہ کامیاب ہو جائینگی۔ پولینڈ کے سوال کے متعلق کہا۔ یہ بہت مشکل اور الجھا ہوا ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ جرمنوں اور جاپانیوں کو تہذیب کے برباد کرنے کا ہم اور موقعہ نہ دینگے۔